سوال

(105)جب امام منفرد کو رکعات کی تعداد میں شک ہو

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب امام کو چار رکعتوں والی نماز میں شک ہو اور معلوم نہ ہو کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار اور وہ سلام پھیر دے اور سلام کے بعد بعض مقتدی بتائیں کہ آپ نے تین رکعتیں پڑھی ہیں تو اس صورت میں کیا امام کو چوتھی رکعت پڑھنے کے لئے تکبیر تحریمہ بھی کہنی ہوگی یا وہ صرف کھڑے ہو کر تکبیر کہے بغیر سورہ فاتحہ پڑھنی شروع کردے، اس حالت میں سجدہ سہو سلام سے پہلے ہوگا یا بعد میں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب امام یا منفرد کو رباعی نماز میں یہ شک ہو کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو اس کے لئے واجب ہے کہ یقین پر بنا کرے اور ظاہر ہے کہ وہ کم تعداد ہو گی۔ لہذا انہیں تین شمار کرے اور چوتھی رکعت پڑھ کر سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے کیونکہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو اور یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو اسے چاہئے کہ شک کو ترک کردے اور یقین پر بنا کرے اور پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے، اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو سجدے اس کی نماز کو جفت بنادیں گے اور اگر اس نے نماز پوری پڑھی ہے تو یہ شیطان کے لئے موجب ذلت ورسوائی ہوں گے۔'' (صحیح مسلم)

اگر وہ تین پڑھ کر سلام پھیر دے اور پھر اسے بتایا جائے تو وہ تکبیر کہے بغیر نماز کی نیت سے کھڑا ہو جائے، چوتھی رکعت پڑھے۔ پھر تشہد کے لئے بیٹھے تشہد، درود شریف اور دعاء کے بعد سلام پھیر دے، پھر سہو کے دو سجدے کرے اور پھر سلام پھیر دے، ہر اس انسان کے لئے یہی صورت افضل ہے جو بھول کر نماز میں کمی کر بیٹھے۔ کیونکہ حدیث سے یہ ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز میں دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا تھا اور جب ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے یہ بتایا تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر نماز کو مکمل کیا اور سلام پھیر دیا، پھر سجدہ سہو کیا اور پھر سلام پھیر دیا۔ اسی طرح حدیث سے یہ ثابت ہے کہ آپؐ نے ایک بار نماز عصر میں تین رکعات کے بعد سلام پھیر دیا، جب آپؐ کی خدمت میں اس سلسلہ میں عرض کیا گیا تو آپؐ نے چوتھی رکعت پڑھی، پھر سلام پھیر دیا، پھر سہو کے دو سجدے کئے اور پھر سلام پھیر دیا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص241

محدث فتویٰ